کے ذیل میں ایڈیٹر کی محنت صاف نظر آتی ہے۔ مجلس ادارت (تحسین فراقی اور افضل حق قرشی) نے بھی مضامین کی شکل میں اپنا حصّہ ڈالا ہے۔ ڈاکٹر تحسین فراقی کا مضمون خصوصیّت سے علّامہ شبلی کے ایک ایرانی مداح و مترجم فخرِ داعی گیلانی سے متعارف کراتا ہے۔ ہمارے علمی حلقوں میں بہت کم لوگ ان سے واقف ہوں گے۔

قرشی صاحب نے شبلی کی ۱۶ غیر مدّون تحریروں اور تقریروں پر مشتمل 'نوادرِ شبلی' پیش کیے ہیں۔ مختصر یہ کہ شبلی پر یہ ایک معلومات افزا اور مستند اشاعت ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

سرکاری اداروں کی اصلاح، پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب۔ ناشر: اٹلانٹس پبلی کیشنز، ایسٹرن اسٹوڈیو کمپاؤنڈ، بی ۱۶ سائٹ کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۲۵۷۸۲۷۳۔ صفحات: ۳۸۴۔ قیمت: ۵۸۰ روپے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب پاکستان میں شعبۂ تعلیم کے حوالے سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ قریباً ۴۵ سال درس و تدریس، تعلیمی اداروں کے انتظامی معاملات اور مختلف نوعیت کی ذمہ داریوں پر فائز رہے، جہاں انھیں مختلف اور ہمہ گیر نوعیت کے تجربات اور مشاہدات ہوئے۔ زیرِنظر کتاب انھی منفرد تجربات و مشاہدات کا نچوڑ ہے، جنھیں مصنف نے بہت خوبی سے قلم بند کیا تاکہ آیندہ آنے والے افراد کو ان تجربات سے استفادے کا موقع ملے۔

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصّہ (ص ۲۹ تا ۲۲۰) آئی بی اے سے حاصل شدہ مشاہدات سے متعلّق ہے جہاں مصنف نے بحیثیت لیکچرار، ڈین اور بعدازاں ڈائرکٹر کی حیثیت سے ایک طویل عرصہ گزارا ہے۔ حصّہ اول میں معیارِ تعلیم کی بہتری، ادارے میں نئے پروگرامات کے اجرا، نظم و ضبط کے اُمور، میرٹ کی بحالی، مالی بدعنوانیوں پر قابو پانا، دباؤ کا مقابلہ اور تعلیمی ادارں میں امن و امان کے حوالے سے کیے گئے اقدامات اور نتائج پر گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب کا دوسرا حصّہ (ص ۲۳۰ تا ۳۷۷) جامعہ کراچی، جہاں مصنف شیخ الجامعہ کی حیثیت سے فائز رہے، کے مشاہدات پر مبنی ہے۔ حصّہ دوم میں جامعہ کراچی میں کی گئی تعلیمی و انتظامی اصلاحات، ریسرچ کی حالت زار اور جامعہ کے اثاثہ جات کی حفاظت سے متعلّق اُمور زیرِ بحث آئے ہیں۔

اس کتاب کا اصل سبق یہ ہے کہ کسی ادارے میں بگاڑ ہو اور سربراہ اصلاحِ احوال کرنا چاہے تو وہ بڑی حد تک کرسکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ خود ایسے کردار کا مالک ہو کہ کوئی انگلی نہ اُٹھا

سکے۔ مخالفتوں کا مقابلہ عزم و حوصلے سے کرے، اللہ کی مدد طلب کرتا رہے۔ داخلہ ٹیسٹ میں دو نمبر کم ہونے پر بیٹے کو بھی داخلہ نہ دیا۔ جعلی ڈگریوں کا منظم سلسلہ جاری تھا، اسے توڑنے میں کیا کچھ نہ کرنا پڑا۔ جعلی بل پاس نہ کیے تو قاتلانہ حملہ ہوا۔ پوری کتاب اس طرح کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آنکھیں کھولنے والی ہے اس لیے کہ ہم ۱۰، ۲۰، ۳۰ سال پہلے اور وہ بھی تعلیمی اداروں میں اتنے بڑے پیمانے پر بدعنوانی کی توقع نہیں کرتے۔ (عبداللہ فیضی)

سو (۱۰۰) عظیم مسلم خواتین، مرتب: میر بابر مشتاق۔ ناشر: عثمان پبلی کیشنز، ۱۷-بی، فیض آباد، ماڈل کالونی، کراچی۔ فون: ۴۴۲۰۸۰۱-۰۳۳۶۔ صفحات: ۴۶۰۔ قیمت: ۴۹۵ روپے۔

زیرتبصرہ کتاب میں تعمیرِ معاشرہ میں خواتین کے کردار کو زیربحث لایا گیا ہے اور معروف مسلم خواتین کے تذکرے کی صورت میں فکروعمل کے لیے راہ نمائی، نمونہ اور مثالی کردار اور ایمان افروز واقعات پیش کیے گئے ہیں، نیز ظلمت سے روشنی کا سفر کرنے والی معروف نومسلم خواتین کا تذکرہ بھی شامل کتاب ہے۔ گویا حضرت حواؑ سے نومسلم ڈاکٹر ماریہ تک، مختلف خواتین کے تذکرے سے اسے سجایا گیا ہے۔

ایک بنیادی چیز جو اس کتاب میں کھٹکتی ہے، وہ یہ کہ نہ تو ان تحریروں کے مصنّفین کا ذکر کیا گیا ہے اور نہ ان کتب اور مآخذ ہی کو نمایاں کیا گیا ہے۔ (حمید اللہ خٹک)

یہودی سیاست (ماضی سے حال تک)، رضی الدین سیّد۔ ناشر: شرکۃ الامتیاز، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۲۳۴۴۸۲۶-۰۳۲۲۔ صفحات: ۲۴۷۔ قیمت: ۳۲۰ روپے۔

یہودی دنیا میں غلبے کے لیے ایک مدت سے سازشوں میں مصروف ہیں۔ زیرتبصرہ کتاب میں ۱۴ مسلم اور غیرمسلم (یہودی و عیسائی) مفکرین کی آرا کو پیش کیا گیا ہے، جن میں یہودیوں کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

کیرن آرمسٹرانگ نے یہودیوں کی سازشوں کے نتیجے میں مختلف اَدوار میں یہودیوں کی جلاوطنی اور تباہی کا جائزہ لیا ہے۔ یہودی مصنف نارٹن میزوینسکی نے فلسطین اور اسرائیل کے تنازعے کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ فلسطینیوں کی قتل و غارت گری کے علاوہ ان کا